کتاب میں کشف و کرامات اور خوارقِ عادات کی بھرمار نہیں۔ بلکہ اخلاقی صفات و کمالات عشقِ الٰہی تجدیدی و اصلاحی کارنامے وغیرہ ان چیزوں کا ذکر بڑی تفصیل سے کیا گیا ہے۔ جنھیں پڑھ کر دل میں نور اور آنکھوں میں سرور پیدا ہوتا ہے۔ ارباب ذوق اس کے مطالعہ سے یقیناً شاد کام و محظوظ ہوں گے۔

سوانح عمری حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری

از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی تقطیع متوسط کتابت و طباعت بہتر ضخامت ۳۴۴ صفحات قیمت مجلد پانچ روپیہ پتہ :- مکتبہ اسلام۔ گوئن۔ روڈ لکھنؤ

حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اس زمانہ کے ان اکابر اولیا میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ اپنی ایک آیت بنا کر دنیا میں وقتاً فوقتاً بھیجتا رہتا ہے اور وہ ہزاروں لاکھوں انسانوں کے دلوں میں معرفتِ ربانی اور نورِ ایمانی کی شمعیں فروزاں کر جاتے ہیں۔ لائق مصنف حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اقرب مسترشدین میں سے ہیں اس لئے یہ پوری کتاب "ذکر اس پری وش کا! اور پھر بیاں اپنا" کا مصداق ہے۔ چنانچہ مولانا نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے واقعات از اوّل تا آخر ایسے موثر اور والہانہ انداز میں بیان کئے ہیں کہ آپ کی بلند پایہ اور منفرد شخصیت کا ایک ایک پہلو نظر کے سامنے جلوہ گر ہو کر قاری کے دل میں ایمان اور عشق و محبتِ الٰہی کی گرمی پیدا کر دیتا ہے۔ عام طور پر کوئی مرید باصفا اپنے پیر و مرشد کے سوانح حیات قلم بند کرتا ہے تو وہ یہ بھول جاتا ہے کہ سوانح نگاری بھی تاریخ ہی کی ایک قسم ہے لیکن یہ کتاب اس عیب سے بڑی حد تک پاک ہے۔ اس میں صاحبِ سوانح کے خاندانی اور ابتدائی حالات جو تعلیم و تربیت اور روحانی تکمیل کے سلسلہ میں غیر معمولی مجاہدہ و ریاضت پر مشتمل ہیں۔ آپ کے طریقِ اصلاح و ارشاد۔ اخلاق و عادات اور روحانی و باطنی کمالات۔ اسفار، سیاسی افکار و خیالات۔ اور معمولاتِ یومیہ۔ علالت اور وفات اور ملفوظات و ارشادات۔ ان سب چیزوں کا تذکرہ بڑی خوبی اور تفصیل سے ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر اندازہ ہوگا کہ عام صوفیائے کے برخلاف حضرت بڑے بیدار مغز اور سیاسی مفکر بھی تھے۔ چنانچہ اخبارات برابر سنتے اور ان کے ذریعہ ملکی اور غیر ملکی حالات و واقعات سے باخبر رہتے تھے۔ تحریک پاکستان کے مخالف تھے اور تقسیم کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے مضر سمجھتے تھے اور اپنی اس رائے کا برملا اظہار کرنے بھی رہتے تھے حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب

مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جن کی زندگی روحانی قیادت اور سیاسی رہنمائی دونوں کی جامع ہونے کے باعث کمالاتِ نبوی سے قریب تر تعلق کا اتصال رکھتی تھی۔ مولانا رائے پوری کو عشق و شیفتگی کا تعلق تھا اور اس کی وجہ یہی تھی کہ اگرچہ مولانا مدنی کے کام کی نوعیت ظاہراً سیاسی کام کی تھی لیکن درحقیقت اسلام میں خود سیاست دین کا اہم اور بعض حیثیات سے بنیادی جزو ہے — اور یہ وہ نکتہ ہے جو ہمارے اچھے اچھے علما کی نظروں سے پہلے بھی اوجھل رہا اور آج بھی اوجھل ہے۔ لیکن اکابر علما و مشائخ کی مقدس زندگیاں مولانا محمد قاسم نانوتوی سے لے کر مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی تک اسلام کے اس جامع تصورِ حیات کی آئینہ دار رہی ہیں اور ان حضرات کی یہی وہ خصوصیت ہے جو عالمِ اسلام کے علما و مشائخ میں ان کو ممتاز درجہ و مقام دیتی ہے۔ چنانچہ مولانا عبدالقادر رائے پوری کی حیات میں بھی اس جامعیت کی جھلک نظر آتی ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ اسی نقطۂ نظر سے کیا جائے۔

روائع اقبال (عربی)

از مولانا سید ابوالحسن علی الندوی تقطیع کلاں۔ ضخامت ۱۲۶ صفحات ٹائپ خوشنما اور واضح قیمت دو سو قرش شائع کردہ دارالفکر دمشق

پتہ:۔ مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلما۔ لکھنؤ۔

ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کی شاعری درحقیقت آج کل کے انسان جدید کے لئے ایک عالم گیر پیغام فکر و ہدایت ہے جس میں اس کے موجودہ تمدن اور اس کے فلسفہ و افکار کا تجزیہ کر کے بتایا گیا ہے کہ اگرچہ یہ سب چیزیں بظاہر بڑی خوشنما اور عظیم الشان ہیں۔ لیکن چونکہ ان کا وجود لادینی ہے اس لئے یہ عمارت زیادہ عرصہ تک کھڑی نہیں رہ سکتی۔ ضرورت تھی کہ اس پیغام کا دنیا کی ہر چھوٹی بڑی زبان میں ترجمہ ہوتا اور اس کی تشریح و توضیح میں کتابیں لکھی جائیں۔ لیکن چونکہ اس پیغام کی اساس اور اصل قرآن مجید ہے جس کے اولین مخاطب عرب تھے اور زمانہ کی بے رنگی اور انقلاب سے بھی عرب آج قومیت اور وطنیت کے ہمرنگ زمین دام کے صید زبوں بنے ہوئے ہیں اس لئے اقبال کے فکر اور فلسفہ کی اشاعت سب سے زیادہ عربی زبان میں ہونی چاہئے تھی۔ اور یہ اس کا حق بھی تھا۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر اس کتاب میں مولانا نے اقبال کے پیغامی کلام کے خاص خاص اجزا کا عربی میں ترجمہ کیا ہے اور شروع میں شاعر کے حالات و سوانح بھی لکھے ہیں۔ یہ بات بڑی قابلِ تعریف ہے کہ ترجمہ میں اصل کی روانی۔ زور اور فصاحت و بلاغت پائی جاتی ہے اور اس لئے کوئی عربی کا صاحب ذوق اسے پڑھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ امید ہے عرب ممالک میں یہ کتاب خاطر خواہ مقبول ہوگی! فَجَزَاہُ